



میرے دونوں نعلین (بطور نشانی) کے لئے جاؤ اور جو شخص تمہیں باغ کے باہر دل کے یقین کے ساتھ ”لا إله إلا الله“ کہتا ہوا ملا اسے جنت کی بشارت دے دو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ کے اردگرد ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، اچانک رسول اللہ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور دیر تک ہمارے پاس تشریف نہ لائے تو ہم ڈر گئے کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو اس لیے ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور میں سب سے پہلے گھبرانے والا تھا میں رسول اللہ کی تلاش میں نکلا، یہاں تک کہ میں انصار کے قبیلے بنو نجار کے باغ تک پہنچ گیا میں اس کے چاروں طرف گھوما کہ مجھے کوئی دروازہ مل جائے مگر مجھے کوئی دروازہ نہ ملا اتفاقاً ایک چھوٹا سا نالہ دکھائی دیا جو ایک بیرونی کنویں سے باغ کے اندر جا رہا تھا - ربیع چھوٹے سے نالہ کو کہتے ہیں - میں اسی نالہ میں سمٹ کر داخل ہوا اور آپ کی خدمت میں پہنچ گیا آپ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ؟“ میں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور اچانک اٹھ کر چلے گئے اور ہمارے پاس واپس آنے میں آپ کو دیر ہو گئی تو میں ڈر محسوس ہوا کہ ہمیں ہماری غیر موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو اس لیے ہم گھبرا اٹھے گھبرانے والوں میں سب سے پہلے آدمی میں تھا اس لیے (تلاش کرتے ہوئے) میں اس باغ تک پہنچ گیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر (نالہ کے راستے سے) اندر آ گیا اور لوگ میرے پیچھے آئے آپ نے اپنے نعلین مبارک مجھے دے کر فرمایا: ”ابو ہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں (بطور نشانی) لے کر جاؤ اور اس باغ کے باہر جو بھی ملا، جو دل کے یقین کے ساتھ لا إله إلا الله کی گواہی دیتا ہو تو اسے جنت کی بشارت دے دو اور پوری حدیث ذکر کی“

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

نبی نے اپنے بعض اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے اچانک رسول اللہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور دیر تک تشریف نہ لائے صحابہ کرام کو خوف لاحق ہوا کہ ہمیں ان کی غیر موجودگی میں کسی نے آپ کو پکڑ لیا ہو اور آپ کو تکلیف پہنچی ہو کیونکہ آپ نے منافقوں اور دوسرے اسلام کے دشمنوں کی آنکھوں میں کھٹکتے تھے اس لیے صحابہ کرام گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، سب سے پہلے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گھبراٹ ہوئی، (و رسول اللہ کی تلاش میں نکلا) یہاں تک کہ بنو نجار کے باغ تک پہنچ گئے اور اس کا چکر لگانے لگے تاکہ کوئی دروازہ کھلا ہو پاجائیں مگر انہیں نہیں ملا لیکن انہوں نے پانی کے داخل ہونے کے لیے دیوار میں ایک چھوٹا سا راستہ کھلا ہوا پایا تو اپنے جسم کو سمیٹ کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے چنانچہ نبی نے کو وہاں پر موجود پایا آپ نے ان سے کہا ”ابو ہریرہ؟“ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ نے انہیں اپنی جوتیاں دینے جو اس بات کی علامت اور نشانی کے طور پر تھی کہ ابو ہریرہ جو خبر دینے والے ہیں وہ اس میں سچے ہیں، اور فرمایا ”میری یہ دونوں جوتیاں لے جاؤ اور اس باغ کے باہر جو بھی ملا، جو دل کے یقین کے ساتھ لا إله إلا الله کی گواہی دیتا ہو تو اسے جنت کی بشارت دے دو“ کیونکہ سچے دل سے اس کلمے کی گواہی دینے والا ضرور اللہ کے احکام کی بجا آوری کرے گا اور اللہ کی منع کردہ چیزوں سے بچے گا اس لیے کہ اس کا معنی ہے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود برحق نہیں ہے جب اس عظیم الشان کلمے کا یہ معنی ہے تو ہر صورت میں وہ شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرے گا جس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں ہے لیکن وہ شخص جو صرف زبان سے اس کلمے کی ادائیگی کرتا ہے اور سچے دل سے اس پر یقین نہیں رکھتا، تو

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/10094>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

